© rasailojaraid.com

تزک بابری

مترجم جناب رشید اختر ندوی نے تزک بابری کو فارسی سے اردو میں اس طرح پیش کیا ہے کہ اس میں ایک حیرت انگیز پلاٹ کے افسانے کی دل کشی، ایک ادبی تصنیف کی خوبی زبان و بیان اور ایک مقبول عام کتاب کا آسان و سلیس انداز تحریر یہ جمع ہو گئے ہیں۔ تزک بابری اصل میں ترکی زبان میں تھی، اکبر کے مشہور سپہ سالار اور فارسی و ہندی کے نامور شاعر اور عظیم ادیب عبدالرحیم خان خاناں نے ترکی سے فارسی میں اس کا ترجمہ کیا۔ جناب رشید اختر ندوی نے اردو ترجمہ اسی فارسی کتاب سے کیا ہے۔

بابر جہاں ایک بہادر سپاہی اور کامیاب عسکری قائد تھا وہاں اس کی معنوی شخصیت بھی گونا گوں خصوصیات کی حامل تھی۔ وہ مرد رزم بھی تھا، زینت بخش بزم بھی۔
وہ معرکہ آرائیوں میں پیش پیش ہوتا، اور جب ان سے ذرا فرصت ملتی، محفل ناؤ نوش منعقد کرتا اور شعر و شاعری اور ادب و مطائبات سے دل بہلاتا۔ غرض بابر تاریخ کی ایک بڑی ہی دلچسپ اور منفرد شخصیت ہے، اس کی فوجی قابلیت نے اسے ہندوستان کی بادشاہت عطا کی اور اس کے قلم کا شاہکار یہ کتاب ہے، جسے رشید اختر ندوی نے اردو میں پیش کیا ہے۔
بابر اپنے والد عمر شیخ مرزا کا ذکر ان الفاظ میں کرتا ہے۔

"عمر شیخ مرزا کا قد چھوٹا اور رنگ سرخ تھا۔ بدن بھاری تھا۔ مزاج کسی قدر تیز تھا۔ ہوشیار آدمی تھے۔ حنفی مذہب کے لئے یوں متعصب نہ تھے۔ پانچوں وقت کی نماز پابندی سے پڑھتے۔ حضرت خواجہ عبیداللہ کے مرید تھے۔ اور ان کی خدمت میں اکثر حاضر ہوتے۔ پڑھے لکھے آدمی تھے۔ مثنوی مولانا روم اور تاریخ کی کئی کتابیں پڑھی تھیں۔ شاہ نامہ سے بھی بڑی دلچسپی لیتے تھے۔ خوش مزاج بھی تھے اور بہادر بھی۔ ملک گیری کے خیال سے کئی ساتھیوں سے لڑ پڑے تھے۔ شروع میں شراب بہت پیتے تھے پھر ہفتہ میں صرف ایک بار پیتے۔ کبھی کبھی جوا بھی کھیل لیتے اور چوسر تو اکثر کھیلتے۔ آخر میں معجون کا استعمال بہت کرنے لگے تھے۔"

خراسان کے بادشاہ سلطان حسین مرزا کا سراپا یوں کھینچا ہے :- "آنکھیں چھوٹی۔ کمر پتلی اور رنگ سرخ و سفید تھا۔ ... گنٹھیا کا مریض تھا۔ اس لئے نماز نہ پڑھ سکتا تھا، روزے بھی نہ رکھتا، یوں خوش اخلاق اور اچھی عادات کا مالک تھا۔ مہربان اور ہر معاملے میں شریعت کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

احکام کی پابندی کرتا ..... بادشاہ بننے کے چھ سات سال تک شراب بالکل نہیں پی۔ مگر پھر پینے لگا ..... بڑے ٹھاٹھ سے شعر بھی کہتا۔ صاحب دیوان تھا۔ حالانکہ بہت بڑا بادشاہ تھا۔ مگر کبوتر اور مرغ پال رکھے تھے۔ مرغوں کی لڑائی اس کا محبوب شغل تھا۔"

اس ضمن میں، سلطان حسین مرزا کے دور کے علماء و فقہا کا بھی مفصل ذکر کیا ہے۔

مولانا عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ کے بارے میں بابر لکھتا ہے :- "انہوں (جامی) نے بڑا نام پیدا کیا ہے۔ وہ میری تعریف سے مبرا ہیں۔ وہ اپنے وقت کے بہت بڑے فاضل تھے۔ علوم ظاہر و باطن میں اپنی مثال آپ تھے۔ میں نے ان کا ذکر محض تبرکاً کیا ہے۔"

بابر زندگی کی دوسری دلچسپیوں سے بھی برابر متمتع ہوتا تھا۔ تزک میں ایک جگہ لکھتا ہے،

"یہاں لاہوری پہلوان اور دوست دلس میں کشتی کروائی۔ دونوں برابر کے جوڑ تھے۔ کتنی دیر تک پینترے بدلتے رہے۔ اور ایک دوسرے سے بچتے رہے۔ کافی دیر کے بعد ایک کا ہاتھ دوسرے تک پہنچ گیا۔ چونکہ دونوں برابر رہے تھے، اس لئے دونوں کو انعام سے نوازا۔"

مختصراً ساری کتاب باغ و بہار ہے۔

ضخامت ۲۹۰ صفحے۔ قیمت سستا ایڈیشن ساڑھے چار روپے

ناشر۔ سنگ میل پبلی کیشنز شاہ عالم مارکیٹ، لاہور۔

(م - س)

© rasailojaraid.com